

## سنن: فکری وحدت اور تمدنی آہنگی کی اساس

یہ سنن ہی ہے جس کی برکت سے شریعت اسلامیہ کے شجرہ طبیہ کے سارے اجزاء ایک ہم آہنگ نظام میں مربوط رہ کر کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی جماعت پر سرد ہنسی جھوٹ نے اس کے بالکل بر عکس یہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے کہ سنن ہمارے قانونی نظام میں اختلاف افتراق کا باعث ہے۔ ان حضرات کو یہ موٹی سی حقیقت بھائی نہ دے سکی کہ سنن ماضی و مستقبل کا رشتہ ملا تی ہے اور تاریخ کے سارے آدوار کو جوڑ کر ایک کل بناتی ہے اور سنن ہی ہے جو زمین کے گوشے گوشے میں پھیلے ہوئے مسلمانوں میں فکری وحدت اور تمدنی ہم آہنگی برقرار رکھتی ہے۔ اسی کوتاه فہمی کے ساتھ یہ حضرات اسلامی قانون کی اس ریڑھ کی ہڈی کو پچور پچور کرنے اُٹھے ہیں۔

۱- اس حقیقت کو جدید طبقے کے اندر سب سے بڑھ کر اور شاید سب سے پہلے اقبال نے سمجھا۔ وہ مشنوی اسرار و رمزoz میں واضح کرتا ہے کہ ملت کا اجتماعی وجود قائم ہی نبوت کے فیضان سے ہے۔ فرد کی زندگی تو خدا پر ایمان لانے سے بن سکتی ہے لیکن ملت کا ظہور نبوت کے دلیل سے ہوتا ہے۔ نبی کی تربیت، نبی کا اسوہ، نبی کی سنن افراد کو ہم دگر مربوط کر کے اجتماعیت کے پیکر میں لاتی ہے۔ خدا کا رسول وہ مرکز ہے جس کے گرد اشخاص اور طبقے اور قومیں اور نسلیں سمٹ کر ایک وحدت کی شکل اختیار کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ:

معنی دیدار آں آخر زمان، حکم او برخوبیشن کرون روائ  
در جہاں زی چوں رسول انس و جاں تاچوں او باشی قول انس و جاں  
باز خود را بیں ہمیں دیدار اوست سنن او مبر از اسرار اوست  
وہ فلسفہ زدہ سیدزادے کو نصیحت کرتا ہے کہ دل درخن محمدی بنذ۔ وہ حضرت میاں بیر کی تعریف میں کہتا ہے کہ بہ طریق مصطفیٰ محکم ہے! وہ حضور کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ آنکہ بے ادنی گرد بل۔ وہ ایک عالم دین کو ناقدانہ خطاب میں کہتا ہے کہ مصطفیٰ بر سار خویش را کہ دیں ہمہ اوست اور ساتھ ہی انتباہ کرتا ہے کہ اگر یہ نہیں تو پھر جو کچھ ہے 'بُونی' ہے۔ اب یہ پر لے درجے کی ستم ظرفی ہے کہ اس اقبال کو منیرِ حدیث اور مختلف سنن بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

(اشارات، نیم صدیقی، (عالیٰ کمپیشن کی رپورٹ)، ترجمان القرآن، جلد ۲، عدد ۷، ذی الحجه ۱۴۲۵ھ، نومبر ۱۹۵۶ء، ص ۳۶۹-۳۷۷)

مکمل از ختم الرسل ایامِ خویش  
از مقامِ او اگر دور استی  
دل به محظوظ جا زی بسته ایم  
رشته مایک تولالیش بس است  
شکوه سخن حق آئین مشو  
عاشقی! محکم شو از تقاضید یار،

معنی دیدار آن آخر زمان،  
حکم او برخویشن کردن رواں  
در جہاں زی چون رسول انس و جان  
تاج او باشی قول انس و جان  
بازخود را میں ہمیں دیدار اوست  
وہ فلسفہ زدہ سیدزادے کو نصیحت کرتا ہے کہ دل درخشن محمدی بند۔ وہ حضرت میاں میر کی تعریف میں لکھتا ہے  
کہ بُر طریق مصطفیٰ حکم پے، وہ حضور کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ آنکہ بے اوطنی گرد دبل۔ وہ  
ایک عالم دین کو ناقدانہ خطاب میں کہتا ہے کہ بُر مصطفیٰ بر سار خویش را کہ دیں ہمہ اوست، اور ساتھ ہی انتباہ  
کرتا ہے کہ اگر یہ نہیں تو پھر جو کچھ ہے نہیں، ہے۔ اب یہ پر لے درجے کی ستم ظریفی ہے کہ اس اقبال کو  
منکر حدیث اور مختلف سنت بنانے کر پیش کیا جاتا ہے۔  
(اشارات، نعیم صدقی، (عالیٰ کمیشن کی رپورٹ)، ترجمان القرآن، جلد ۳۶، عدد ۲، ذی الحجه ۱۴۲۵ھ،  
تیر مطبوعہ، ص ۳۶۹-۳۷۶)